ATM کارڈ کے استعمالات کی شرعی و قانونی حیثیت

USES OF ATM CARDS IN SHARIAH & LAW PERSPECTIVE

ڈاکٹر منظور احمد الازہری*

Abstract:
Banks have developed, with other monetary institutions, numerous services of ATM Cards. Masses are enjoying different uses of these Cards round the clock. A gorgeous spread of ATM cards invited Lawyers & Scholars to study its system with details of different transactions to avoid issues among partners, relating to these cards. The paper consists of Introduction to ATM Cards its uses and benefits ATM cards along with Cyber Crimes through ATM Cards and Legal Protection of Card Issuer & Card Holder. The major issue is unawareness of common people about conditions and charges of the ATM transactions whether they are legitimate or repugnant to Islamic Laws to adopt or reject this bank product with a solution of Islamic Banks, specially the Kuwait Finance House. In this article a legal study of some important aspects of ATM cards has been focused for the awareness of public and professionals that includes opinions of classical scholars and modern jurists. Broad objectives of the study have been constructed to address general introduction to ATM Cards, to point out cybercrimes of these cards and legal protection of the partners and analysis of their transactions to examine their legitimacy.
Keywords: ATM cards, Economics, Monetary Institutions, Transactions, Cyber Crimes, Legal protection, Shariah & Law perspective.

تعارف

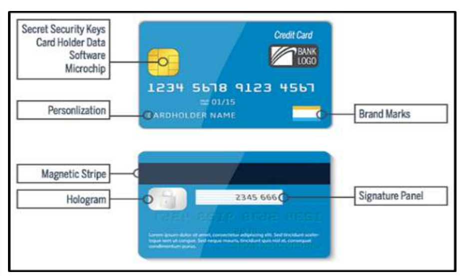

خودکار مخبر مشین (Automated Teller Machine) جسے مُخفف کے طور پر اے۔ٹی۔ایم بھی کہتے ہیں۔اس سے ایک خاص حد کر روزانہ کی بنیاد پر رقم نکالی جاسکتی ہے۔[1] یہ مشینیں صارفین کو بنک کی

*ایسوسی ایٹ پروفیسر (اسلامک لاء) ہائی ٹیک یونیورسٹی ٹیکسلا کینٹ

طرف رجوع کیے بغیر تمام اوقات میں بذریعہ کارڈ نقدی فراہم کرنے کے علاوہ کئی اور سہولتیں براہِ راست مُہیا کرتی ہیں۔[۲] کارڈ پلاسٹک کا ایک مستطیل قطعہ ہوتا ہے جسکی عالمی پیمائش (لمبائیxچوڑائیxموٹائی) = 0.8 x (5.4 x 8.6) سینٹی میٹر ہے۔ کارڈ کے دونوں طرف مختلف بیانات درج ہوتے ہیں جن میں جاری کنندہ بنک یا ادارے کا نام اور تجارتی علامت، حامل کارڈ کا نام ولقب اور کبھی تصویر، کارڈ جاری ہونے اور ختم ہونے کی تاریخ، کارڈ کا نمبر جو 13 یا 14 ہندسوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ کارڈ کے پیچھے مقناطیسی ٹیپ پر اکاونٹ سے متعلقہ بیانات ہوتے ہیں اور ایک اور پٹی پر حامل کارڈ کے دستخط تاکہ الیکٹرونک آلات کے ذریعے اُنکی پہچان کی جاسکے، حامل کو ایک خُفیہ نمبر دیا جاتا ہے جس سے مشین کارڈ کو قبول کرتی ہے۔ اسے ذاتی پہچان نمبر (Personal Identification Number) PIN کہتے ہیں۔ امریکا میں یہی نمبر اُس شخص کا سوشل سکیورٹی نمبر ہوتا ہے۔[۳]

EMV Chip عالمی معیار کی جدید ترین ٹیکنالوجی ہے۔[۴] جسکی مدد سے صارف کو ہر طرح کے فراڈ اور چوری سے مزید تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔[۵]

قانونی اصطلاح میں ATM کارڈ سے مراد وہ مقناطیسی پلاسٹک کارڈز [۶] یا اب چپ بیسڈ کارڈ (EMV Chip based Cards) ہیں جو بنک اپنے صارف کے لیے معینہ شرائط پر جاری کرتا ہے۔ اُسے ایک خفیہ نمبر (Code) دیا جاتا ہے جسے کمپیوٹر کے ذریعے کسی مشین سے رقم حاصل کرنے کے استعمال کیا جاتا ہے جس میں بینک ملازمین کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ دو کارڈز کا فرق شکل کی مدد سے سمجھا جاسکتا ہے۔ کارڈ کے استعمال کا طریقہ "دی آکسورڈ پکچر ڈکشنری" میں دیے گئے ڈائیاگرام (بائیں سے دائیں طرف سے) کی مدد سے سمجھا جا سکتا ہے۔[۷]

ATM کارڈ تو مقرّرہ اوقاتِ عمل کے بعد نقدی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں جنکی بہت سی اقسام ہیں جو اپنے استعمال اور تکنیکی بناوٹ کے لحاظ سے بھی مُختلف ہیں جنکا بیان آئندہ صفحات میں آئیگا۔ اس کارڈ کو (Cash Point Card) بھی کہہ دیتے ہیں۔ اسکا ایک نام (Plastic Money) بھی ہے۔ یہ کارڈ سب سے پہلے ۱۹۶۷ میں متعارف ہوا۔ اور بہت جلد ہی ساڑھے تین ملین لوگ اسے استعمال کرنے لگے۔[۸] ایک خودکار ٹیلر مشین (اے ٹی ایم) ایک الیکٹرانک بینکنگ آؤٹ لیٹ ہے جو صارفین کو برانچ کے نمائندے یا بتانے والے کی

مدد کے بغیر بنیادی لین دین کو مکمل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ کریڈٹ کارڈ یا ڈیبٹ کارڈ والا کوئی بھی شخص زیادہ تر اے ٹی ایم تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ اور کارڈ پر خدمت کے عوض فیس ہے۔[۹]

ATM مشینوں کا آغاز

ATM مشینوں کی تاریخ اُس اہم ملاقات کا نتیجہ ہے جو لندن کی (Della Rue) کمپنی کے ڈائریکٹر اور بنک Barkley کے چیئرمین کے مابین 1965 میں ہوئی۔ اس میں دونوں نے اتفاق کیا کہ Della Rue مشینیں چھٹی کے دن 10 پاونڈ تک نقدی حاصل کرنے کے لیے لگائی جائیں گی۔ بنک نے 75 مشینیں لگانے کی درخواست کی اور پہلی مشین بارکلے بنک کی برانچ Enfield London میں لگائی گئی۔ کچھ عرصہ بعد دوسری مشین سوئٹزرلینڈ کے بینک یونبون میں لگائی گئی۔ پھر بینک ویسٹ منسٹر نے اپنی مشینیں برطانیہ میں لگانا شروع کیں جو مقناطیسی کارڈ سے کام کرتی تھیں، 1969 میں امریکہ بھی الیکٹرونک فنڈ ٹرانسفر (EFT) کے نظام میں داخل ہوا اور سب سے پہلے ویزا اور ماسٹر کارڈ نے اس میں پہل کی۔[۱۰] آج ویزا اور ماسٹر کارڈ دنیا کا سب سے بڑا ATM نیٹ ورک رکھتی ہیں۔ اس مجال میں Citibank نے سب سے سبقت حاصل کر لی ہے۔ اس کے پاس 4000 سے زائد مشینیں سالانہ 100 ملین سے زیادہ معاملات نپٹاتی ہیں۔ 1998 تک امریکا میں 80 مشینوں میں 1,87000 مقناطیسی کارڈ استعمال ہوتے تھے جبکہ دنیا میں انکی تعداد 2 ملین سے زیادہ تھی اور یہ روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔[۱۱]

یہ کارڈ مختلف خصوصیات کا حامل ہے، یہ کسی بھی بینک کیشیر کے عمومی فرائض سر انجام دیتا ہے۔ صارفین اس کے استعمال کو سہولت کی بنا پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ کسی بھی جگہ نقدی کا حصول بہ سہولت ممکن ہے۔ اس کے ذریعے رقم جمع بھی کروائی جا سکتی ہے۔ اس سے جلدی میں رقم دوسری جگہ بھیجی جا سکتی ہے۔ یہ کارڈ اپنے اکاونٹ کا حال بھی معلوم کر سکتا ہے۔ یہ فون، بجلی، پانی وغیرہ کے بل جمع کروانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ بعض کارڈ مشینوں سے عمومی قرضہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ خصوصا ائرپورٹ، ریلوے سٹیشن اور مغربی کلبوں میں۔ ATM کارڈ 24 گھنٹے خدمات فراہم کرتا ہے۔ یہ کارڈ اگر (Online) ہو تو مشین اُسکے بیانات مرکزی کمپیوٹر کے ذریعے حاصل کرتی ہے۔ اور اگر (Off-line) ہو تو کارڈ کے بیانات سے ہی معلومات حاصل کر کے مالی معاملات چند لمحوں میں طے پا جاتے ہیں۔ حامل کارڈ مشین سے اپنا خفیہ نمبر (PIN) تبدیل کر سکتا ہے اور اس کے ذریعے سے چیک بک بھی طلب کی جا سکتی ہے۔[۱۲] علاوہ ازیں یہ کارڈ لوگوں کو عمومی خطرات سے بچاتا ہے جو رقم ساتھ رکھنے کی صورت میں پیش آسکتے ہیں۔ کریڈٹ کارڈ کی صورت میں تمام ممبر بنکوں سے رقم حاصل کی جا سکتی ہے۔ توقع ہے کہ جدید مثالی ATM مشینوں سے الیکٹرونک تجارت کا کام بھی شروع ہو جائے۔ خصوصا Auto Synchronous Digital Subscriber Line (ASDL) ٹیکنالوجی کے عام

ہونے سے یہی مشینیں چھوٹی دوکانوں (Franchise Shop) کا کام کریں گی۔ جہاں نقدی کے حصول و جمع کروانے علاوہ بھی مختلف تجارتی معاملات طے پا سکیں گے۔ مثلاً ٹکٹ کا حصول اور انٹرنیٹ کے ذریعے سے خریداری، مزید برآں ATM اور Browse Technology کے باہمی ربط سے عالمی تجارت میں اضافہ ہو گا۔[۱۳]

ATM کارڈ کے چند فوائد میں یقینی طور پر کارڈ کے استعمال سے صارفین اور بینک دونوں کا وقت اور مشقت بچ جاتی ہے۔ جس سے بینک دیگر تجارتی اور پیداواری سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اور مشینوں کی تنصیب پر نئی برانچیں کھولنے سے بہت کم خرچ آتا ہے۔ خصوصاً ائیرپورٹ اور دیگر بڑے تجارتی مراکز پر آسانی سے یہ مشین نصب کی جا سکتی ہے۔ ATM ایک نئی خدمت ہے جس سے لوگوں کا بینکوں کی طرف رُجحان زیادہ ہوا اور اس سہولت کے باعث بینکوں کے اموال میں اضافہ ہوا ہے۔ اور صارف کو بھی 24 گھنٹے کی سہولت ہے۔ ATM مشین صارف کو لمحہ بہ لمحہ اپنے اکاونٹ کی حالت سے باخبر رکھتی ہے۔ اس کے گھریلو استعمالات کے بل وغیرہ کی آگاہی و ادائیگی کے لیے بھی یہ ایک بے مثال ذریعہ ہے۔ ڈیبٹ کارڈ کی صورت میں صارف کی باقیماندہ رقوم کو بینک استعمال کرتے ہیں۔ جس سے نئے منصوبوں کے لیے قرضوں کی فراہمی بھی ممکن ہوتی ہے۔ ATM مشینوں کے ذریعے سے بینک عالمی سطح پر مقابلہ بازی کے ذریعے سے بھی بہتر ادائیگی کے معیارات کی طرف جاتے ہیں اور ایسے معاملات سے خاطر خواہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ATM کارڈ کم اخراجات کے ساتھ چیک اور سرٹیفیکیشن کا بہترین بدل ثابت ہوا ہے۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ الیکٹرونک بینکاری میں ATM مشینوں کے بغیر مالی مارکیٹ میں بقاء ناممکن ہو گئی ہے۔ اے ٹی ایم کارڈ کی مختلف اقسام کو مندرجہ ذیل چارٹ کی مدد سے سمجھا جا سکتا ہے۔

اے ٹی ایم کارڈ کی اقسام

کارڈ کی اقسام بحیثیت استعمال

کریڈٹ کارڈ:

یہ کارڈ اصل میں قرضہ فراہم کرنے کے لیے جاری کیا جاتا ہے اس سے آپ TM مشین سے نقدی بھی حاصل کر سکتے ہیں جسکی ایک حد ہے۔ اس کے زیادہ خریداری اور نقدی کا حصول ممکن نہیں ہ۔ جاری کنندہ اس حد کو کم و بیش بھی کر سکتا ہے اور باقاعدہ ادائیگی کی صورت میں صارف کو کچھ مزید سہولتیں بھی پیش کی جاتی ہیں۔

The Oxford Paperback Dictionary, Oxford University press 1969.

ڈیبٹ کارڈ:

یہ کارڈ اصل میں اپنے جاری Current Account کو استعمال کرنے کے لیے بینک اپنے صارف کو دیتا ہے اس سے بھی خریداری اور نقدی کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ اسے (EFT/P.O.S) کارڈ بھی کہتے ہیں۔ یہ (Electronic Fund Transfer at point of sale) کا مخفف ہے۔

چارج کارڈ:

یہ ماہانہ اخراجات کا کارڈ شمار ہوتا ہے۔ جس سے معینہ حد تک خریداری اور نقدی کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ کبھی کوئی چارج کارڈ بھی کریڈٹ کارڈ کی طرح صارف کو (Revolving Credit line) دے دیتا ہے۔ جیسا کہ برطانیہ میں مارکس اینڈ سپنسر کارڈ ہے۔

Practical Banking, p.244, The Credit Card Industry, p.139

کارڈ کی اقسام بحیثیت بناوٹ

مقناطیسی کارڈ:

(Magnetic Chip Card) پلاسٹک کا یہ کارڈ مقناطیسی ٹیپ کا حامل ہوتا ہے جس میں افقی لائنوں کی صورت میں خفیہ بیانات درج ہوتے ہیں۔ جنکی بناء پر ادائیگی کی جاتی ہے۔

چِپ کارڈ (Chip Card)

: اس میں سیلیکون کی ایک یاداشتی چِپ ہوتی ہیں جس میں حامل کارڈ کا اکاوئنٹ اور اسکی معلومات درج ہوتی ہیں۔ اس کے پروگرام میں معاملات کی قیمت کو لکھنا اور نکالنا شامل ہوتا ہے اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔

یاداشتی کارڈ: Memory Chip Card

یہ صرف بیانات کو جمع رکھنے کا کام کرتا ہے۔

سمارٹ کارڈ: Smart Chip Card

اس میں بیانات کو رکھنا، پرکھنا ممکن ہوتا ہے۔ جو بذریعہ Micro- Processor ہوتا ہے۔

سُپر سمارٹ کارڈ: Super Smart Chip Card

اس میں بیانات کو جمع رکھنے، پرکھنے اور سکرین پر پیش کرنے کی صلاحیت ذیادہ ہوتی ہے۔ گویا کہ یہ ایک ھوٹے سے کمپیوٹر کا کام بھی دیتا

بصری کارڈ Optical Card

: اس میں مقناطیسی ٹیپ پر حفاظتی عناصر بھی عیاں ہوتے ہیں جن میں سہ جہتی تصویر یا کمپنی کا مونوگرام ہوتا ہے۔ ان تمام قسم کے کارڈز کا بنیادی مقصد خریداری اور نقدی کے حصول کو آسان بنانا ہے۔

عالمی مشہور کمپنیاں بینکوں کے ذریعے اپنے کارڈ جاری کرتی ہیں ان میں چند اہم ادارے درج ذیل ہیں۔

ویزا Visa

یہ کارڈ جاری کرنے والے بنکوں اور اداروں کی ایک یونین ہے جسکا امتیازی نشان Visa ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ اس کارڈ کو ملکوں اور سمندروں کی حدود سے باہر بھی کام کرنا ہے۔ انکا ہیڈ آفس سان فرانسسکو میں ہے۔ اس کے دو بڑے شعبے ہیں۔ Visa USA اور Visa International ویزا کارڈ دنیا میں 100 ملین سے زیادہ کی تعداد میں موجود ہے۔ اسے 18 ملین تاجر 20 ملین مقامات پر قبول کرتے ہیں۔ اس سے 55000 سے زائد مشینوں کے ذریعے دنیا کے 120 ممالک میں 2100 مالی اداروں کے ساتھ معاملاتِ خریداری و حصول نقدی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ویزا نیٹ کے نام سے کمپنی کے پاس ایک ملٹی میڈیا نیٹ ورک ہے تا کہ دنیا میں سب سے زیادہ مالی معاملات کو آسانی سے نمٹایا جا سکے۔ یہ نیٹ ورک ہر سیکنڈ میں 3700 معاملات دنیا کی 160 کرنسیوں میں نمٹاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ویزا کمپنی ایک کارڈ جاری کرنے کا ادارہ ہے بلکہ یہ ادائیگیوں کے لیے ایک کامل نظام کی مالک کمپنی ہے جس میں 19000 بینک 200 ممبر ملکوں میں کام کر رہے ہیں جو کہ پوری دنیا کی کارڈ انڈسٹری کا 60٪ بنتا ہے۔[۱۴]

ویزا کمپنی چند قسموں کے کارڈ جاری کرتی ہے۔ جن میں ویزا سلور کارڈ، گولڈ کارڈ، کلاسیک، الیکٹرون، کمرشل کارڈ شامل ہیں۔ ویزا پلس اور ویزا کیش یہ آخری دو ATM کارڈ ہیں۔ ان کارڈز کی مختلف خصوصیات درج ذیل ہیں۔

سلور ویزا عام لوگوں کے لیے ہے۔ ویزا کلاسیک، کمرشل اور پلس بہتر مالی حالت والوں کے لیے ہے۔ ویزا ڈیبٹ کارڈ کے لیے بینک بیلینس ضروری ہے۔ ویزا گولڈ ممتاز صارفین کے لیے ہے جسکی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔

کارڈ کے ساتھ 35000 ڈالر کی لائف انشورنس شامل ہے۔ جبکہ سفر میں صحت کی انشورنس ہوتی ہے۔ اس میں حادثات اور نقصانات کی لائف انشورنس بھی شامل ہے۔ سفر میں ہنگامی حالات کی انشورنس اور سفر سے بعافیت واپسی۔ چوری کی صورت میں نئے کارڈ کی فراہمی یا تجدید کی سہولت۔ ٹریولرز چیک جاری کروانے کی سہولت۔ ہوائی ٹکٹ، ہوٹل بک کروانے، اور گاڑیاں کرائے پر لینے میں سہولت۔ گھر سے دور چھٹیوں کے دوران کیش کی سہولت نقدی کے ساتھ صارفین کے لیے 24 گھنٹے، ہفتے میں 7 دن کی سہولت نقدی شامل ہے

ماسٹر کارڈ

یہ دوسری بڑی کارڈ کمپنی ہے اور ویزا کی مدِ مقابل، اس کے مختلف کارڈز میں سے ماسٹر کارڈ سلور، گولڈ، بزنس اور سیرس (Cirrus) ہیں۔ اس آخری کارڈ سے دنیا بھر میں ATM مشینوں سے نقدی کا حصول ممکن

ہے۔ دنیا بھر میں اس کے ممبر اداروں کی تعداد 163 ملین سے زیادہ ہے۔ اس کے کارڈ 9.4 ملین تجارتی مراکز میں مقبول ہیں، ماسٹر کارڈ کے پاس (Bank net) کے نام سے ایک ادائیگی سسٹم ہے۔ اس کمپنی نے عرب ممالک میں اپنے کارڈ کے انتشار کے لیے کئی ملین ڈالر خرچ کیے جو علاقے میں اس کے وجود پر واضح دلالت ہے۔[۱۵]

ATM کارڈ کے شرکاء اور معاملات

تین بنیادی شرکاء ATM کارڈ کے معاملات میں شامل ہوتے ہیں۔ عالمی کمپنی، کارڈ جاری کرنے والا ادارہ اور حاملِ کارڈ، اگر معاملہ ملک سے باہر ہو تو ایک چوتھا شریک بھی ہے جسے (The Acquirer) کہتے ہیں۔ یہ وہ بینک یا ادارہ ہوتا ہے جس سے رقم لی گئی ہو، ان میں سے ہر شریک کا کارڈ کے معاملات میں اپنا اپنا کردار ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔ عالمی کمپنی کی نگرانی

کارڈ کی عالمی کمپنیاں مثلاً ویزا، ماسٹر کارڈ، دائنرز کلب، امریکن ایکسپریس کارڈ کے معاملات کی عمومی نگرانی کرتی ہیں۔ جس میں چند اہم امور درج ذیل ہیں:

الف۔ چونکہ ان کمپنیوں کی امتیازی علامات (Trade Marks) ہوتی ہیں جسے بینک استعمال کرتے ہیں، تا کہ انہیں عالمی سطح پر قبولِ عام حاصل ہو اور متعلقہ عالمی اداروں اور عوام میں ایک اعتماد حاصل ہو۔ اس لیے بینک اپنے مونوگرام کے بالمقابل ویزا، ماسٹر کارڈ وغیرہ کا ٹریڈ مارک بھی لگاتے ہیں مثلاً ویزا سٹی بینک، ماسٹر کارڈ حبیب بینک وغیرہ۔

ب۔ یہی عالمی کمپنیاں کارڈ کی نوعیت متعین کرتی ہیں۔ اس کے معیارات وضع کرتی ہیں اور اسکی بناوٹ کی نگرانی کرتی ہیں تا کہ اسکی کوالٹی، ادائیگی عمل اور جعلسازی سے بچاؤ کو یقینی بنایا جائے۔ یہی عالمی ادارے کارڈ کا نام بھی وضع کرتے ہیں۔ مثلاً ویزا گولڈ، سلور، پلس، الیکٹرون، اس طرح ماسٹر بزنس کارڈ، امریکن ایکسپریس، گرین Amex وغیرہ۔

ج۔ یہ کمپنیاں ہی تمام ممبران کے حقوق و فرائض متعیّن کرتی ہیں تا کہ نظام صحیح طور پر چل سکے۔

د۔ یہ کارڈ کے مالات کی حدود کا تعیّن بھی کرتی ہیں، مثلاً کریڈٹ یا نقدی کی حد (Floor Limit)۔

ھ۔ یہ کمپنیاں مختلف بینکوں کے مابین معاملات کے تصفیّہ (Clearing) کا فریضہ بھی سرانجام دیتی ہیں۔

یہ عمل Automated Clearing Houses (ACH) کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ اس کا طریقہ کار اور Interchange کا عمل بڑے موثر انداز میں طے پاتا ہے۔ جس میں Acquirer Bank ویزا کمپنی کے ذریعے سے کارڈ جاری کرنے والے بینک کو کسی بھی بل کے بیانات ارسال کرتا ہے جس میں کارڈ کی تفصیلات بھی

ہوتی ہیں اور معاملہ (Transaction) کی بھی۔ اگر عالمی سطح پرATM کارڈ استعمال ہو تو مشین کا مالک بینک، ویزا اسے اجازت حاصل کرتا ہے۔ جسے الیکٹرونک نیٹ ورک کا (Visa Base) کہتے ہیں۔ یہ عالمی نظام میں دخول کا ایک اور پروٹوکول ہے۔ جو براہِ راست ۲۴ گھنٹے کام کرتا ہے اور اگر نقدی حاصل کرنے کی درخواست کریڈٹ لائن سے زیادہ ہو تو(Visa Base II) کے ذریعے سے اُسکو حل کیا جاتا ہے۔ معاملہ کی تفصیلات کارڈ جاری کُنندہ کو بھیج کر عالمی کمپنی تصفیّہ کرواتی ہے۔ ویزا نے ATM کارڈ کے لیے جو نیٹ ورک بنایا ہے اُسے Visa Net اور ماسٹر کارڈ والوں کا Bank net کہلاتا ہے۔

ل۔ عالمی کمپنیاں کارڈ بند کروانے کے لیے اُسکا تعاقب بھی کرتی ہیں اُنہیں (Hot list) میں رکھ کر تمام اداروں کو خبر کی جاتی ہے تاکہ کوئی کارڈ بلاک کیا جاسکے۔

۲۔کارڈ جاری کنندہ (The Issuer)

یہ وہ بینک ہے جسے عالمی کمپنی کارڈ جاری کرنے کی اجازت دیتی ہے عموما اس کے اہل وہ بڑے مالی ادارے ہوتے ہیں جو اس نظام کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ چلا سکتے ہوں، ہر جگہ اس کا ایک خاص نمبر ہوتا ہے جس سے وہ اپنے معاملات دوسرے اداروں سے طے کرتا ہے، صارفین کی طلب پر کارڈ بنا کر اُنہیں ارسال کر دیے جاتے ہیں۔

۳۔حامل کارڈ (Card Holder)

یہ وہ شخص ہے جسکے نام پر کارڈ جاری ہوتا ہے اور وہی اس سے خریداری اور نقدی حاصل کرنے کا قانونی مجاز ہوتا ہے۔ اسکی مخصوص شرائط ہوتی ہیں جو کارڈ جاری کرتے وقت فارم میں درج ہوتی ہیں۔ کارڈ پر دستخط کرنے سے حامل قانونی اور محکمانہ طور پر اسکے حقوق و فرائض کا پابند ہو جاتا ہے اور کوئی دوسرا شخص کارڈ استعمال کرے تو اُسے (Extra Card User) کہتے ہیں۔ وہ بھی قانونی طور پر بیان کردہ چیزوں کا پابند ہوتا ہے۔[۱۶]

۴۔مالک مشین بینک (The Acquirer)[۱۷]

یہ وہ بینک ہے جس سے نقدی لی جاتی ہے۔ جب یہ کارڈ جاری کنندہ کے علاوہ کوئی اور بینک ہو تو وہ ویزا کمپنی کے ذریعے سے تصفیّہ کراتا ہے۔ جس کی ایک فیس ہے۔ جسے (Interchange Fee) کہتے ہیں۔

اس بحث سے شرکائے کارڈ اور کیفیت تعامل سامنے آتی ہے۔ اب کارڈ سے متعلقہ چند قابل ذکر جرائم سے بحث کرتے ہیں۔

ATM کارڈ سے متعلقہ جرائم (Fraud and Counterfeit)

کارڈز کی ترقی کے ساتھ اس کے متعلقہ جرائم نے بھی نمایاں ترقی کی ہے۔ مجرم لوگوں کے پیسے ہتھیانے کیلیے مختلف انداز اختیار کرتے ہیں۔ کبھی وہ چوری شدہ کارڈ استعمال کرتے ہیں یا منظّم جرم کی حالت میں جعلی کارڈز بناتے ہیں۔ جن کے نمبرز وہ اصلی کارڈز سے حاصل کرتے ہیں یہ معلومات اُنہیں ردّی کی ٹوکریوں، پیٹرول پمپ والوں، ڈاک والوں، بڑے تجارتی مراکز کے ملازمین، ہوٹلوں کے استقبالیہ سٹاف، ائرلائنوں کے دفاتر یا انٹرنیٹ سے مل جاتی ہیں۔ کبھی جرائم پیشہ لوگ کارڈز کے حاملین سے رابطہ کرتے ہیں کبھی انہیں انعامی سفر کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اور کبھی ڈاک چوری کے ذریعے معلومات حاصل کرتے ہیں اور کبھی اپنے آپ کو بینک کا نمائندہ ظاہر کرکے بیانات لے لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کبھی کارڈز کی مکمل یا جزوی جعلسازی سے کام لیتے ہیں۔

کارڈ کی مکمل جعلسازی

اس جرم کی وضاحت ایک مثال سے ہوتی ہے کہ ہانگ کانگ اور تائیوان کے مابین جرائد کے ایک گروپ نے ٹائیپی کے مقام پر پلاسٹک کا کارخانہ لگایا۔ اُنکے تعاقب سے پتہ چلا کہ اُنہوں نے کارڈز بنانے کا ضروری مواد حاصل کرلیا ہے۔ جس میں مقناطیسی ٹیپ، فوٹو کاپی مشین، ریشمی نیٹ کی طباعت کا آلہ، رنگین کلر اور اٹھے ہوئے حروف لکھنے کی مشین وغیرہ شامل تھے۔ وہ اپنے معاونین سے لوگوں کے نام کارڈ نمبرز، جعلی بیانات لے کر کارڈ بناتے اور جاپان، تائیوان، ہانگ کانگ میں استعمال کرنے کے لیے مجرم پارٹیوں کو ارسال کردیتے۔ تائیوانی پولیس نے انکے قبضہ سے 30 کارڈ امریکن ایکسپریس برآمد کیے 981 گولڈ کارڈ اور 1155 ڈائنرز کلب کے کارڈز۔[۱۸]

کارڈ کی جزوی جعلسازی

اس سے مراد ہے کہ اصلی چوری شدہ یا مدت ختم شدہ کارڈ کے بیانات کو مٹا کر نئے بیانات کو Skimming کے ذریعے سے کارڈ پر لکھنا اور اسے خریدار اور نقدی کے حصول کے لیے استعمال کرنا۔ اسکی مثال ایک امریکی طالب علم ہے۔ جس نے کمپیوٹر کے ذریعہ سے مقناطیسی ٹیپ پر بیانات کو لکھا اور ہر کارڈ ۸۰۰ ڈالر میں بیچ دیا۔ جبکہ کمپیوٹر کی قیمت صرف 600 ڈالر تھی۔[۱۹]

ATM مشین کی جعلسازی

جرم کی ایک اور مختلف شکل یہ ہو سکتی ہے کہ ATM ہی جعلی ہو۔ یہ واقعہ ہارٹ فورڈ کونیکٹیکٹ۔ امریکا میں پیش آیا جہاں مجرموں نے ایک تجارتی مرکز میں جعلی مشین لگا دی جو لوگوں کے بیانات اور Password لے لیتی اور معذرت کرتی کہ رقم موجود نہیں۔ یہ نمبرز مجرم تنظیمیں جعلی کارڈز بنانے میں استعمال

کرتیں جو 6 امریکی ریاستوں میں استعمال ہوئے اور بہت مال کمایا گیا، پھر مخصوص لباس میں لوگ آئے اور مشین اُتار کر لے گئے۔ پھر ایک کمپنی نے تھانے کے اندر مشین لگوائی اور ساتھ لکھا: سلامتی سے نقدی نکالیں کیونکہ مشین پر 24 گھنٹے 7 دن پولیس کا پہرہ ہے۔[۲۰]

ATM کارڈ کے چند اور جرائم

ATM کارڈ کے جرائم میں اغوا، زنا بالجبر اور قتل کے جرائم بھی شامل ہیں۔ جہاں امریکا میں مجرم چند جگہوں پر نصب مشینوں سے نقدی نکالتے وقت عورتوں کو اغوا کر لیتے خصوصارات میں پھر اسلحہ کے زور پر ان سے رقم نکلواتے، برائی کرتے اور کبھی قتل بھی کر دیتے۔ اسکی مثال بھی ایک امریکی نوجوان تھا جس نے 3 عورتوں کے ساتھ یہ معاملہ کیا۔

ATM کارڈ کے غلط استعمال کی قانونی ذمہ داری

امریکی قانون میں کارڈ گم ہونے کی صورت میں اس کے استعمال کا خسارہ حامل کارڈ پر ڈالا گیا ہے۔ اگر فوراحامل کارڈ نے بینک (جاری کنندہ) کو اطلاع کر دی تو 50 ڈالر تک ذمہ داری ہو گی اور 2 دن کے اندر اطلاع کی تو 500 ڈالر تک اور اگر 60 دن تک اطلاع نہ کی تو تمام اموال ضبط اور ATM کا اکاونٹ منجمد کر دیا جائے گا۔[۲۱]

عرب ممالک میں کارڈ کے غلط استعمال کی ساری ذمہ داری حامل پر ہے۔ جیسا کہ مصری قانون میں ہے کہ "کارڈ کے غلط استعمال کی ساری ذمہ داری حامل پر ہے۔ جبکہ وہ گم ہونے کی فوری اطلاع کر دے اور 7 دن تک تحریری اطلاع بھی دے۔ اُسے گم ہونے کا تمام حال بیان کرنا بھی ضروری ہے اور کارڈ کی واپسی کے لیے بینک سے ہر گونہ تعاون بھی، ساتھ ہی وہ تھانہ میں اسکی رپورٹ لکھوائے گا اور اس کے تمام اخراجات بھی اُسی پر ہیں۔[۲۲]

۶۔ATM کارڈ کے نقصانات

امریکا میں ATM کارڈ کے نقصانات جو جاری کنندہ بینکوں کو ہوئے ایک اندازے کے مطابق 1973 میں 288 ملین ڈالر تھے۔[۲۳] اور ایک بینک نے 16 ملین ڈالر نقصان اُٹھایا کیونکہ اس کی مشین نے 1000 افراد کو 2،2 دفعہ پیسے فراہم کیے۔ ویزا، ماسٹر کارڈ کے نقصانات 1984 میں 150 ملین ڈالر تھے جو 1993 تک دس سال میں 666 ملین ڈالر ہو گئے۔ تمام کمپنیوں کے خسارہ کا اندازہ 4 ارب ڈالر تھا۔ جو جعلی معاملات اور مجرمانہ افعال سے وقوع پذیر ہوا۔[۲۴]

ان حالات کے پیشِ نظر متعلقہ اداروں نے کارڈ جاری کنندہ اور حامل کے لیے قانونی حمایت کا اہتمام کیا جس کو درج ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

کارڈ جاری کنندہ، حامل کارڈ اور تاجر کی قانونی حمایت

ا. کارڈ جاری کنندہ کی قانونی حمایت:

یہ بات معروف ہے کہ کارڈ کے سسٹم میں سب سے قوی شریک کارڈ جاری کنندہ بینک ہے۔ وہی اس نظام کو ہر طرح سے چلاتا اور کنٹرول کرتا ہے۔ اس لیے وہ چاہتا ہے کہ وہ قانون سے بھی پہلے اپنے حقوق کی خود حفاظت کرے۔ اس لیے وہ کارڈ کی درخواست میں ہی وہ شرائط وضوابط درج کر دیتے ہیں جو اُنکے تمام حقوق کی حفاظت کے ضامن ہوتے ہیں۔ اس میں یہ بھی درج ہوتا ہے کہ "بنک تمام شرائط میں صارف سے رجوع کیے بغیر تبدیلی کا مجاز ہے۔ لیکن وہ اسے اطلاع دے گا"۔[۲۵]

اس کے علاوہ قانون بھی کارڈ جاری کنندہ ادارے کو مکمل قانونی حمایت فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ مصری قانون میں آیا ہے کہ "مقروض کا عُذر دیکھتے ہوئے اسے مجبور کیا جائیگا کہ وہ شق نمبر 219 -220 کے مطابق ممکنہ حد تک بعینہ اپنی ذمہ داری پوری کرے جبکہ وہ مفلس نہ ہو۔ اسی طرح شق نمبر 205-2 میں ہے کہ اگر مقروض اپنی ذمہ داری پوری نہ کرے تو قرض خواہ کو اختیار ہے کو وہ مقروض کے حساب سے بعینہ اپنی چیز (قرض) حاصل کرے۔ قاضی کی اجازت سے یا جلدی کی صورت میں بغیر اجازت کے یا اپنی چیز کی قیمت کا مطالبہ کرے"۔[۲۶]

برطانوی قانون بھی 50 پاونڈ تک کارڈ کے غلط استعمال کی ذمہ داری حامل کارڈ پر ڈالتا ہے۔ جبکہ عقد میں حامل اور جاری کنندہ کے مابین اتّفاق ہو کہ کارڈ چوری ہونے کی صورت میں اطلاع دے گا۔ یہ چیز عام برطانوی قانون اور قرضہ صارف کے قانون 1974 جزء 83 (1) میں آئی ہے۔[۲۷]

ان قانونی نصوص سے پتا چلتا ہے کہ حامل کارڈ قانونی طور پر کارڈ جاری کنندہ کے تمام حقوق ادا کرنے کا پابند ہے اور مؤخر الذکر کے تمام حقوق قانوناً محفوظ ہیں۔ اور وہ حامل کی مملوکہ اشیاء میں تصرّف کر سکتا ہے جبکہ وہ ادائیگی نہ کرے، خواہ قاضی کی اجازت سے یا اس کے بغیر یہ تصرّف عاجل ہو۔ اسی طرح کارڈ کے معاہدہ میں یہ درج ہوتا ہے کہ جاری کنندہ حامل کی ضمانتی اشیاء میں بھی تصرّف کا مجاز ہے یا اسکی املاک میں۔[۲۸]

ان اشارات کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ کارڈ جاری کنندہ بینک کو تمام قانونی حقوق و حمایت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ جاری کنندہ کو قانونِ اسلام جو تحفّظ فراہم کرتا ہے۔ اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔ جاری کنندہ کی شرعی حمایت

اسلام مال کو زندگی کا ستون اور زینت و خیر تصوّر کرتا ہے اس لئے اسکی حفاظت کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

"ولا تؤتوا السفهاء اموالكم التي جعل الله لكم قياما" (النساء:۵)

دوسری جگہ ارشاد ہے: "المال والبنون زینة الحیاة الدنیا" (الکہف:۴۶)

اسطرح تقریباً ۱۸۰ آیاتِ قرآنیہ مال و اقتصاد سے متعلق ہیں اسلئے اسکی حفاظت و عدم ضیاع کا اہتمام مطلوب ہے چونکہ اے۔ٹی۔ایم کارڈ براہِ راست مال سے متعلق ہے اسلیے اسکی تمام اطراف کو قانونِ اسلام تحفظ فراہم کرتا ہے تاکہ اجتماعی زندگی میں امن و امان ہو اور اقتصاد و تجارت میں ترقی ہو اسلیے قرآن کریم کی سب سے طویل آیتِ مبارکہ قرضے کی حفاظت بذریعہ کتابت کا حکم دیتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"واذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ" (البقرۃ:۲۸۲)

مال کی حفاظت حدیث شریف میں بھی بارہا آئی ہے خصوصاً وہ مقروض جو ٹال مٹول کرے اسکے لیے سخت وعید ہے، ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"لیّ الواجد یحلّ عرضه وعقوبته"[۲۹] ، "خوشحال انسان کا ٹال مٹول کرنا اسکی آبرو اور سزا کو جائز کردیتا ہے"

ابنِ مبارک فرماتے ہیں[۳۰]: حدیث کا معنی ہے: یحلّ عرضه : اسکی آبرو حلال ہو گئی یعنی اس سے سختی کا برتاؤ ہوگا اور اسکی سزا یہ ہے کہ اسکے لیے بیٹھا جائیگا۔ اسطرح اسکی آبرو سے مراد نفسِ انسان اور سزا سے مراد قید بھی ہے۔ مزید برآں حفظِ مال پانچ مقاصدِ شریعت میں سے ایک ہے[۳۱] جسکی حفاظت شریعتِ اسلامیہ کا اہم مقصود ہے۔

اس ساری بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ بنک کارڈ کے ذریعے حاصل کردہ مال محفوظ ہے اسکی ادائیگی فرض ہے جو اللہ کریم کے حکم کے عین مطابق ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "انّ اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا" (النساء:۵۸)

ب: حامل کارڈ کا قانونی تحفظ

کارڈ جاری کنندہ بینک اس نظام کا حجرِ اساس ہے۔ وہ ایسی یکطرفہ شرائط منوا سکتا ہے جو حامل کی حق تلفی بھی کرتی ہوں، کیونکہ وہ یہ کہنے کا اپنے آپ کو مجاز سمجھتا ہے کہ کارڈ لو یا نہ لو شرائط میری ہی ہوں گی۔ اس لیے بعض ملکوں نے کارڈ کے نظام میں ضعیف شریک یعنی حامل کارڈ کی حمایت قانونی کا اہتمام کیا ہے۔ اس میں وہ مالی لوائح اور قواعد و ضوابط شامل ہیں۔ جو صارف کی حمایت کو یقینی بناتے ہیں۔

اسکی مثال برطانیہ کا قانون بابت مقروض (صارف) (Consumer Credit Act 1974) ہے۔ اس میں تمام کارڈز خصوصا ATM کارڈ میں حامل و جاری کنندہ کے تعلقات پر قانونی بحث ہے۔ کیونکہ کبھی حامل اپنا خفیہ نمبر یاد رکھنے کے لیے کہیں لکھ لیتا ہے اور وہ مجرموں کے ہاتھ لگ جائے تو کارڈ کا غلط استعمال عین ممکن ہے۔

اس کے علاوہ اگر بینک ظالمانہ شرائط وضع کرے تو بھی1974کا قانون (The Unfair Contract Terms) موجود ہے۔اسی طرح1994کا قانون حمایت صارف (The Unfair Terms in Consumer Regulations 1994 SI-1994/3/54)اسی مقصد کے لیے وضع کیا گیا تھا۔

درج ذیل برطانوی قانون میں کارڈ سے ۵۰۰۰ا پاونڈ سے زیادہ رقم نہیں لی جاسکتی۔

(Consumer Credit Increase Money Limits, Order 83, SI-1983/1987)

امریکا میں بھی1968 میں قرضہ میں صداقت کا درج ذیل قانون پاس ہوا۔ (The Consumer Credit Billing Act)

اس طرح قرضہ کے صحیح بیانات کا قانون بھی آیا۔ (The Fair Credit Billing Act)

تا کہ صارفین کو قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ان قوانین میں یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ صارفین کو کارڈ کے بارے شروط استعمالات ، حقوق و فرائض اور مقدمہ بازی کے امور سے آگاہ کیا جائے۔ کارڈ کے غلط استعمال کے بارے امریکی عدالتوں میں مقدمات ہوئے مثلاً مسز جوڈ(Judd)[۳۲] کا سٹی بنک کے ساتھ کیس نمبر (Judd vs Citibank-1980-435-NYS-2d-210)اس میں مسز جوڈ نے دعوٰی کیا کہ اسکے اکاونٹ سے800ڈالر کیATM کارڈ سے کٹوتی اس وقت ہوئی جبکہ وہ کام پر تھیں جبکہ انہوں نے کسی کو اپنا خفیہ نمبر بھی نہیں دیا۔نیویارک کی سول عدالت نے اس کے حق میں فیصلہ دیا کہ ہو سکتا ہے مشین خراب ہو۔

اسی طرح مسٹر پورٹر اور سٹی بینک کا کیس نمبر-(Porter Vs Citibank (1994) 472-NYS-2d-582) جس میں پورٹر نے دو دفعہ پیسے نکانے کی کوشش کی اور نہ نکلے لیکن بل کی کٹوتی کی چٹ آگئی۔عدالت نے اس کے بھی حق میں فیصلہ دیا جب بینک نے اعتراف کیا کہ مشین میں عدم توازنِ حسابات واقع ہوا۔[۳۳]

المختصرATMکارڈ کے حاملین کو قانون ممکنہ حد تک تحفظ فراہم کرتا ہے۔اس ساری قانونی بحث کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ شریعت اسلامیہ نےATMکارڈ کے حاملین کو کس طرح تحفظ فراہم کیا ہے۔

حاملِ کارڈ کی شرعی حمایت

فرد واحد معاشرے کی پہلی اینٹ ہے اور شریعتِ اسلامیہ اس حیثیت سے انسان کو زندگی کے اعلی مقاصد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔تکمیلِ دین کے بیانِ الٰھی کے ساتھ ہی انسانی زندگی کے تمام پہلو بمع اقتصادیات مکمل ہو گئے اور ایسا اسلامی نظام دنیا کو دے دیا گیا جو ہر لحاظ سے قابلِ عمل تھا اور اس میں انسان کے کسب و انفاق کے لیے بھی احکام نازل ہوئے اور ارشادِ نبوی ہے:"ما عال من اقتصد"[۳۴] میانہ رو کبھی مفلس نہیں ہوتا۔ پھر فرمایا:"من فقه الرجل ان يصلح معيشته"[۳۵] آدمی کی سمجھ بوجھ کی علامت ہے کہ وہ اپنی معیشت کو درست کرے۔

جب انسان شدید محتاج ہو تو اسے قرضہ لینے کی اجازت ہے لیکن اس طرح کہ کسی کا حق ضائع نہ ہو۔ پس اگر حاملِ کارڈ کو کسی چیز میں عیب نظر آئے تو وہ تاجر کو واپس کر سکتا ہے تین دن کے خیارِ عیب کے حکم سے۔ اور اگر بل غلط بھیجا گیا ہو تو بھی وہ جاری کنندہ بنک سے رجوع کر سکتا ہے کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم)۔ اسلیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ شریعت، اسلامیہ نے حاملِ کارڈ کی بھرپور حمایت کی ہے۔

حمایتِ تاجر

نقدی کے معاملات میں اصل یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہوں اور تاجر بل بنا کر فوراً بھیجیں لیکن ادھار بھی امرِ واقع ہے اسلیے تجارتی مقابلہ بازی میں تاجر لوگ مختلف سہولیات کی پیش کش کرتے رہتے ہیں اسمیں کارڈ کا استعمال اور ادھار کی فراہمی بھی شامل ہے، خصوصاً مغربی ممالک میں ہر تاجر کو کارڈ قبول کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ مارکیٹ میں رہ سکے، اسلیے وہ ایک عقد لکھتے ہیں جو کارڈ جاری کنندہ اور تاجر کے مابین بطورِ ضمانت ہوتا ہے تاکہ حامل کارڈ کو مطلوبہ اشیاء بیچ دی جائیں یا وہ بنک سے پیسہ نکال سکے۔ اور کارڈ جاری کنندہ ادائیگی کا ذمہ دار ہو گا۔ یہ عقدِ تاجر بھی اصل میں جاری کنندہ کی مصلحت میں ہوتا ہے کیونکہ وہی اسکی شروط طے کرتا ہے۔ مثلاً ڈائنرز کلب نے شروع میں اپنے کارڈ سے ہونے والے ہر معاملہ پر ۷٪ کمیشن رکھا ہوا تھا۔[۳۶] لیکن جلد ہی تاجروں نے اپنے Retailer Card جاری کر دیئے تاکہ مذکور کمیشن سے بچ سکیں اور واقعی یہ ۷ سے ۳٪ پر آ گیا۔[۳۷]

بعض ممالک میں قانون بنک کے مفلس ہونے کی صورت میں ادائیگی کی ذمہ داری حاملِ کارڈ پر ڈالتا ہے لیکن قانون دانوں نے اس سے اختلاف کیا ہے کی یہ ذمہ داری محدود ہے۔[۳۸]

جاری کنندہ کارڈ کے ناجائز استعمال یا چوری شدہ کارڈ کے نقصانات کا ذمہ دار حامل کارڈ کو ٹھہراتا ہے جبکہ اس نے بر وقت گمشدگی کی اطلاع نہ دی ہو۔ امریکا میں یہ ذمہ داری ۵۰ ڈالر تک ہے[۳۹] جبکہ عرب ممالک ساری ذمہ داری حامل کارڈ پر ڈالتے ہیں۔[۴۰]

شرعی طور پر اس تعامل کو دیکھا جائے تو تاجر کارڈ جاری کنندہ کی ضمانت پر اشیاء بیچتا ہے اور کارڈ بطور وثیقہ ضمانت استعمال ہوتا ہے اس سے کیش کا حصول بھی ممکن ہے۔ شریعت اسلامیہ میں یہ ایک طرح کی کفالت ہے جسکی دلیل قرآنی آیت میں مذکور ہے؛

(ولمن جاء به حمل بعیر)، (یوسف: ۷۲) یعنی جو کوئی اسے (بنیامین) لائے گا اسے اونٹ بھر سامان دیا جائیگا۔

اور حدیث شریف میں ہے: "الزعیم غارم"[۴۱] یعنی ضامن کو بھی ادائیگی کرنا ہو گی۔ اسلیے ہر وہ ادائیگی جو کارڈ سے ہو گی جاری کنندہ اس کا ذمہ دار ہو گا۔ اس طرح سے تاجر کی حمایت وتحفظ یقینی ہو گا۔

اس بحث کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ شریعت اسلامیہ نے ATM کارڈ کے معاملات کو کس نظر سے دیکھا ہے اور معاشرے کی اس اہم ضرورت کے بارے کس طرح عامۃ المسلمین کی رہنمائی کی ہے۔

شیخ ابنِ تیمیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی کسی کو قرضہ دے کہ کسی دوسرے شہر میں وصولی ہو گی، تو یہ جائز ہے کہ نہیں تو انہوں نے کہا: یہ ایسے ہی ہے کہ ایک آدمی نے قرض دینے والے سے خط (سفتجہ) لے لیا کہ یہ درہم وہ دوسرے شہر میں واپس لے لے گا۔ جس سے اسکی غرض وہ درہم وہاں پہنچانا ہو اور مقروض کے پاس دوسرے شہر میں مال ہو جبکہ وہ اس شہر میں محتاج ہے۔ تو وہ قرض لے لے گا اور اپنے شہر میں ادائیگی کا عقد لکھ دے گا۔ یہ صحیح ترین قول علماء کے مطابق ہے اگرچہ کہا گیا ہے کہ یہ ممنوع ہے، کیونکہ یہ منفعت والا قرضہ ہے جو کہ ربا حرام ہوتا ہے۔ لیکن صحیح قول اسکے جواز کا ہے، کیونکہ اس سے قرض خواہ راستے کا امن پاتا ہے اور مقروض اپنی حاجت پوری کرتا ہے، دونوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہے، اور شریعت لوگوں کے نفع اور مصلحت اور ضرورت سے کاموں کو منع نہیں کرتی صرف وہ کام ممنوع ہیں جن میں لوگوں کا ضرر اور فساد ہو، جبکہ اللہ نے ان سے اُن کو غنی کر دیا ہے۔ [۴۲]

عبد اللہ بن عمرؓ و عبید ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ غزوۂ نہاوند سے واپسی پر بصرہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے ملے تو انہوں نے کچھ مال انہیں دے دیا جس سے انہوں نے خریداری کی اور مدینہ طیبہ آکر بیچ دیا اور نفع ہوا تو حضرت عمرؓ نے مال اور نفع دونوں لینا چاہے، تو بیٹوں نے کہا: کہ اگر یہ ضائع ہو جاتا تو ہم ضامن تھے پھر نفع ہمیں کیوں نہ ملے تو ایک آدمی نے کہا: اے امیر المومنینؓ اس مال کو قراض (باہمی قرضہ) بشرطِ نفع و نقصان بنا دیں تو انہوں نے ایسا کر دیا اور آدھا نفع (بیت المال کے لیے) لے لیا۔ [۴۳]

اس حدیث میں بھی کتابتِ مال (سفتجہ) پر دلیل موجود ہے۔

گُزشتہ بحث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بہت سے علماء کے نزدیک سفتجہ شرعاً جائز ہے کیونکہ اس میں مسلمانوں کی مصلحت ہے۔ جب یہ کہنا درست ہے کہ ملک کے باہر حامل کارڈ کے ذمہ قرض کو ادا کرنے کے لیے جو مال منتقل کیا جاتا ہے وہ سفتجہ کی طرح ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بینک اصلی نے گویا قرضہ لیا حامل سے اور کارڈ کی شکل میں سفتجہ لکھ دیا۔ خصوصاً جبکہ بیلنس موجود ہو۔

نتیجہ ءبحث

گُزشتہ بحث کو سمیٹتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اُجرت جو بیرونی بینکوں سے مال لینے پر ہمارے بینک لے سکتے ہیں، اُسے اجر مقطوع (مُتعین حصہ) ہونا چاہیے، فیصدی نہیں اور نہ ہی قرضہ پر اجرت ہونی چاہیے، کیونکہ وہ ہمارے نظام میں سودی نفع ہے۔ بینک کارڈز کے معاملات میں شرعی تطبیق کے لیے اسلامی بنکوں کو چاہیے وہ بیرونی بنکوں کے معاملات میں یہ اتفاق کر لیں کہ جانبین نقدی کے حصول پر وقت سے مربوط فیصدی اجرت نہ

لیں، تاکہ معاملہ بینکوں کے مابین ہو اور یہ قرضِ حسنہ کی ایک صورت بن جائے، اور "لاضرر ولاضرار" کے قاعدہ پر عمل ہو۔ آخر میں عالمی مجمع فقہِ اسلامی جدّہ کا ایک فتوٰی ذکر کرنا مناسب ہو گا، جس میں آیا ہے، حاملِ کارڈ کا نقدی حاصل کرنا بینک اصلی کا قرض ہے اس میں حرج نہیں اگر اس پر سودی نفع نہ ہو اور اجرِ مقطوع جو قرض کی رقم سے مربوط نہ ہو اور نہ ہی مدتِ قرض سے تو وہ سود میں شامل نہیں جب کہ ہر وہ اضافہ جو عملی خدمات کے مقابل نہ ہو وہ ربا محرّم ہے۔ جسکا ذکر اس مجمع کی قرار داد نمبر ۱۳ (۱۰-۲)، ۱۳ (۱-۳) میں آیا ہے۔ بینک بیلنس کے بغیر کارڈ سے سونا چاندی خریدنا اور نقود حاصل کرنا جائز نہیں"۔[۴۴]

اس سے مراد یہ ہے کہ ہر شخص کے اپنے بینک بیلینس کے مقابلے میں جو (Debit Card) جاری کیا جاتا ہے اُسکا استعمال مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ جائز اور اسلامی بینک خصوصاً خلیجی ممالک میں بھرپور کوشاں ہیں کہ معاملات کارڈ کو سود سے پاک رکھا جائے۔

حواشی

1. Branney, Francis, Cyber Soldiers, Chipmunka publishing Art Council England, 2011, p. 70
2. http://www.financialeducation.pk/urdu/financial-education/branchless -banking/71

   کریڈٹ کارڈ کی جرائم سے حفاظت، ص ۳۸، دار الکتب القانونیۃ، مصر ۲۰۰۹۔ محمد الہیتی
3. Consumer Action Guide, published by Government of America 2009, p. 7,8,9
4. EMV is an acronym for Europay Mastercard and Visa.
5. https://www.creditcards.com/credit-card-news/emv-faq-chip-cards-answers-1264.php
6. Prakash, Mohan, N.R., Banking, Risk and Insurance Management, Vikas Publishing House UP India, 2016, p. 131
7. Adelson-Goldstein, Jayme and Shampiro, Norma, The Oxford Picture Dictionary, 2nd Edition, Oxford University Press 2009, p 132
8. https://www.investopedia.com/terms/a/atm.asp

9. Faruqi, Shakil, Glossary Banking & Finance, Institute of Bankers Pakistan, p.510

10. Dell, Lewis Man, The Credit Card Industry, Twine Publishers, Boston, USA,1990.

11. D Manning, Robert, Credit Card Nation, Basic Books, N.Y 2000.

12. Kalakota, Ravi, and Whinston, Andrew B., Electronic Commerce: A Manager's Guide, Addison-Wesley New York 1997, p.174

13. Journal of Finance & Banking Studies Vol. 4 Jordon, 1998

14. Gulf Marketing Review, March 1996. Visa Intl Center Dubai, p.29-30

۱۵۔ مرجع سابق ص۲۹، ۳۰

۱۶۔ Practical Banking Law, P.242 نیشنل بینک مصر کا پمفلٹ

- Paying with Plastic, David Evans & Richard Schmalensee, The MIT Press, U.S.A. 2000, p.113

- Gulf Marketing Review, P.30

- کریڈٹ کارڈ کی شرعی، بنکی اور حسابی معاملات، پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالحلیم عمر، ص 97 (مرجع سابق)

- ادائیگی کارڈز کا قانونی نظام، ڈاکٹر گیلانی محمود، ص۲۳، ۲۴ ناشر دارالنہضہ، مصر 1998

مقالہ کریڈٹ کارڈز، کویت فنانس ہاؤس، مجلہ مجمع فقہ اسلامی 459/ 1/ 7

17. Practical Banking, p.9

۱۸۔ کریڈٹ کارڈز کے جرائم (عربی) ریاض فتح اللہ بصلۃ، ص 108 ،ناشر دارالشروق قاہرۃ 1995

19. Practical Banking, p.89

20. Practical Banking, p.193-195

21. Ibid., P.195

۲۲۔ نیشنل بنک مصر کا پمفلٹ ویزا کے بارے میں: شق نمبر 12

23. The Cashless Society, P. 64

24. Expressing America, P.94,85

۲۵۔ نیشنل کمرشل بنک جدہ: شق نمبر 19

۲۶۔ آدائیگی کارڈز کا قانونی نظام، ص 232 (مرجع سابق)،

27. Practical Banking Law, P.294

۲۸۔ نیشنل بنک مصر کا پمفلٹ ماسٹر کارڈ کے بارے میں: شق نمبر 9

۲۹۔ ابو داؤد، باب الاقضیۃ، فی الحبس فی الدین وغیرہ، برقم ۳۶۲۸، ابن ماجہ برقم ۲۴۲۷

۳۰۔ ابن اثیر الجزری، جامع الاصول، ۴/ ۴۵۵، مطبعۃ الملاح، ۱۹۷۰

۳۱۔ الشاطبی، الموافقات ۲/ ۳۲۴، دار المعرفۃ، بیروت

32. Federal Review Bulletin, Washington, USA, Sep 2000, Visa Master Card Agreements, Bank Delaware, USA.

33. Practical Banking Law, P.247

۳۴۔ مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب الاقتصاد (۱۰/ ۲۵۲)، مکتبۃ المقدسی، ۱۳۵۳ھ۔

۳۵۔ مجمع الزوائد، ۴/ ۳۷ (مرجع سابق)

36. The Credit Card Industry, p.130

37. The Credit Card Industry, p.130

38. Practical banking, Ann Aurora,P.244

39. Visa , Master card Agreement, Delaware bank, USA.

۴۰۔ نیشنل بنک مصر کا پمفلٹ

۴۱۔ رواہ الترمذی برقم ۱۲۶۵

۴۲۔ فتاوی ابن تیمیہ 29/ 456,455

۴۳۔ نیل الاوطار 5 / 300

۴۴۔ قرارداد مجمع فقہ اسلامی نمبر 108 (2/ 12)، اجلاس نمبر 12، الریاض، السعودیہ 23-28 ستمبر 2000